Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

ST

شجاعیہ ٹائمز

انگریزی ہفت روزہ

Urdu Edition/اردو ایڈیشن

7فروری 2025 ء ☆ تعداد صفحات:4 ☆ قیمت:-/10روپے

غزہ پر امریکی صدر کے بیان پر شدید ردعمل

غزہ: غزہ پٹی کی آبادی کی جبری ہجرت کے حوالے سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اعلان پر ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔عرب اور دیگر ممالک نے اس تجویز کو یکسر مسترد کر دیا ہے جس میں امریکی صدر نے غزہ پٹی کو ''مڈل ایسٹ ریویرا'' میں تبدیل کر دینے کا دعویٰ کیا ہے۔اس سلسلے میں تازہ پیش رفت میں اسرائیلی انٹیلی ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ میجر جنرل شلومی بیندر نے غزہ کے حوالے سے امریکی صدر کے منصوبے کے نتائج سے خبردار کیا ہے۔ بیندر کے مطابق یہ اقدام خطے میں آگ بھڑکا دے گا۔ یہ بات اسرائیلی ٹی وی چینل 13 نے بتائی۔چینل کے مطابق اسرائیلی فوج کی سینئر قیادت ٹرمپ کے منصوبے کے نتائج پر تشویش رکھتے ہیں۔اس سے قبل اسرائیلی وزیراعظم نے جمعہ کو اسرائیلی ٹی وی چینل 14 سے گفتگو میں کہا کہ ''غزہ کی صورت حال دوبارہ سے پرانی حالت پر نہیں آئے گی۔ میں سن رہا تھا کہ ابو مازن (فلسطینی صدر محمود عباس) اور فلسطینی اتھارٹی آئیں گے اور ہمارے لیے نیا غزہ لائیں گے۔اس کے بعد امریکی صدر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں کچھ اور لے کر آنے کو تیار ہوں یہاں تک کہ غزہ کی ذمے داری اٹھانے کو بھی تیار ہوں۔آپ وہاں کسی کو ترجیح دیں گے ابو مازن کو یا امریکہ کو؟ یہ ایک نیا خیال ہے جس نے بے شک دنیا کو حیران کر دیا۔

نیتن یاہو کے مطابق انھیں معلوم ہیکہ ٹرمپ دیگر ملکوں کی بڑی تعداد کے سربراہان سے رابطے میں ہیں تاہم انھوں نے تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔اسرائیل نے جمعرات کی صبح اعلان کیا تھا کہ وہ غزہ کی پٹی کے لوگوں کے کوچ کا عمل آسان بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔اس پر حماس تنظیم نے فوری طور پر عرب لیگ کے ہنگامی سربراہ اجلاس کا مطالبہ کر دیا تا کہ ٹرمپ کے مذکورہ منصوبے کا مقابلہ کیا جا سکے۔ادھر مصر نے خبردار کیا ہے کہ حالیہ پیش رفت غزہ پٹی میں کمزور جنگ بندی کو متاثر کر سکتی ہے۔اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاتز ایک بیان میں کہہ چکے ہیں کہ میں نے فوج کو ہدایت جاری کر دی ہیں کہ وہ ایک منصوبہ تیار کرے جس کے تحت غزہ میں رہنے والا کوئی بھی فلسطینی جو جانے کا خواہشمند ہو اپنی مرضی سے کسی بھی ملک جا سکے جو اس کے استقبال کیلئے تیار ہو۔

غزہ پٹی کی آبادی اس وقت کوچ نہیں کر سکتی کیونکہ اسرائیل نے پٹی کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔امریکی انتظامیہ کے ذمہ داران نے چہارشنبہ کو ٹرمپ کے بیان کی شدت کم کرنے کی کوشش کی۔ وائٹ ہاوس کی خاتون ترجمان کیرولین لیوٹ کا کہنا تھا کہ ٹرمپ نے کم از کم فی الوقت غزہ کی سرزمین پر امریکی فوج کی تعیناتی کا ارادہ نہیں کیا۔اسی سلسلے میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے واضح کیا کہ صدر ٹرمپ چاہتے ہیں کہ فلسطینی عوام عارضی طور پر غزہ پٹی سے کوچ کر جائیں جب تک واشنگٹن کے پاس اس کی تعمیر نو کی ذمہ داری ہو۔البتہ ٹرمپ نے جمعرات کے روز اپنی تجویز کی سنجیدگی کو باور کراتے ہوئے کہا کہ لڑائی کے خاتمہ کے بعد امریکہ، اسرائیل سے غزہ پٹی کو لے لے گا اور اس تجویز پر عمل درآمد کیلئے امریکی فوجیوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔

غزہ میں فلسطینیوں کی جبری ہجرت کے منصوبوں کا مقابلہ کرنے کیلئے آئندہ دنوں میں قاہرہ میں عرب لیگ کا ہنگامی سربراہ اجلاس منعقد کرنے کیلئے مشاورت کی جا رہی ہے۔سربراہ اجلاس میں جبری ہجرت کو مسترد کرنے کیلئے ایک یکساں عرب فیصلہ اور موقف اپنایا جائے گا اور فلسطینیوں کی ان کی سرزمین سے بیدخلی روکنے کیلئے مطلوبہ قانونی اور بین الاقوامی اقدامات پر عرب ممالک کا اتفاق رائے باور کرایا جائے گا۔ سربراہ اجلاس میں فلسطینیوں کے ان کی سرزمین سے رخصت ہوئے بغیر غزہ کی تعمیر نو کے منصوبے زیر بحث آئیں گے اور فائر بندی کی تکمیل اور کسی بھی خلاف ورزی کو روکنے کیلئے سپورٹ کا اظہار کیا جائے گا۔اس حوالے سے عرب لیگ کے سکریٹری جنرل احمد ابو الغیط نے فلسطینی مسئلے کے اصولوں کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچانے پر عرب دنیا کے اتفاق رائے کی ضرورت کو باور کرایا ہے۔خاص طور پر یہ کہ فلسطینی عوام کو اپنی زمین پر رہنے کا حق حاصل ہو اور ان سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق نہ چھینا جائے۔ابو الغیط نے جمعرات کو عرب لیگ کے جنرل سکریٹریٹ کے صدر دفتر میں فلسطینی وزیراعظم اور وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ سے ملاقات کی۔اس موقع پر ابو الغیط کا کہنا تھا کہ اس مرحلے پر مطلوب یہ ہے کہ فائر بندی کو مضبوط بنایا جائے ،فوری امداد کے داخلے پر کام کیا جائے اور فلسطینی آبادی کو بتدریج معمول کی زندگی کی طرف لوٹنے میں مدد کی جائے تا کہ غزہ کی پٹی کو نا قابل حیات بنانے کے اسرائیلی منصوبے ناکام بنا دیے جائیں۔

عرب لیگ کے ترجمان جمال رشدی کا کہنا ہے کہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے حالیہ بیان میں غزہ کی پٹی سے فلسطینی آبادی کے رضا کارانہ خروج کی بات کرنا اسرائیلی منصوبوں کے اہداف کو ظاہر کرتا ہے۔ رشدی نے زور دیا کہ فلسطینی عوام رضا کارانہ یا جبری خروج کے نام پر ایک بار پھر المیے کو دہرانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

امریکہ میں سعودی عرب کے سابق سفیر پرنس ترکی الفیصل نے کہا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا غزہ پر کنٹرول اور فلسطینیوں کو نکالنے کا منصوبہ 'نسل کشی' کے مترادف ہو گا جو نئے تنازعات اور خونریزی کو جنم دے گا۔عرب نیوز کے مطابق پرنس ترکی الفیصل جو مملکت کی انٹیلی جنس سروسز کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں، نے امریکی نیوز چینل سی این این کو دیے گئے انٹرویو کے دوران امریکی صدر کے اس تبصرے پر ناراضی کا اظہار کیا اور سختی سے رد کیا، جس میں غزہ میں فوجی بھیجنے اور اس کو'ریویرا آف مڈل ایسٹ' بنانے کا ذکر تھا۔ان کا کہنا تھا کہ وہ عرب دنیا، مسلم ممالک، یورپ اور دوسرے ممالک سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس معاملے کو اقوام متحدہ میں اٹھائیں تا کہ یہ واضح ہو سکے دنیا 'پاگل پن پر مبنی نسل کشی کے منصوبے' کی مخالفت کرتی ہے۔ان کے مطابق 'یہ افسانوی سوچ ہے کہ 21 ویں صدی میں عالمی برادری نسل کشی کے منصوبے کو قبول کر لے گی۔فلسطین میں مسئلہ فلسطینیوں کی موجودگی کا نہیں ہے بلکہ اصل مسئلہ اسرائیلی قبضہ ہے، یہ بات سب پر عیاں ہے اور سب اس کو سمجھتے بھی ہیں۔' پرنس ترکی الفیصل نے یہ بھی کہا کہ امریکی صدر کے تبصرے نے امریکہ کی اس پچھلی پالیسی کو بھی الٹ دیا ہے جو قیام امن کے لیے دو ریاستی حل کی حمایت کرتی تھی۔انہوں نے کہا کہ صدر ٹرمپ کا یہ منصوبہ اسرائیل کے انتہا پسند سیاست دان اتامر بین گویر کے موقف پر مبنی ہے جو بڑے پیمانے پر ایسی نسلی کشی چاہتے ہیں اور جنہوں نے حال ہی میں جنگ بندی کے معاہدے پر قومی سلامتی کے وزیر کے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ترکی الفیصل نے ٹرمپ ک الفاظ کو'امریکی حکومت میں اسرائیلی موقف کی مکمل قبولیت' قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے سیاسی حلقوں میں ایسے نقطہ نظر کو پچھلے دو سال سے حمایت مل رہی ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ'اگر صدر ٹرمپ سعودی عرب کا دورہ کرتے ہیں تو سعودی قیادت کی جانب سے انہیں کہا جا سکتا ہے کہ'وہ جو تجویز دے رہے ہیں وہ دانشمندانہ نہیں، بلکہ سراسر ناجائز اور ناانصافی پر مبنی ہے۔

سعودی عرب نے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے موقف کو ایک مرتبہ پھر دہراتے ہوئے کہا ہے کہ مملکت کا طویل مدت سے یہی نظریہ ہے کہ فلسطینیوں کی ایک خودمختار ریاست ہونی چاہیے اور یہ ایک پختہ مو؟قف ہے جس پر مذاکرات ممکن نہیں ہیں۔عرب نیوز کے مطابق صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے غزہ کو امریکی 'ملکیت' میں لینے اور فلسطینیوں کو اپنی زمین سے بے دخل کرنے سے متعلق بیان کے کچھ دیر بعد سعودی وزارت خارجہ نے بیان جاری کیا۔مملکت اور اس کے رہنماوں کا طویل مدت سے یہی موقف رہا ہے اور وہ بارہا فلسطینیوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کرتے آئے ہیں، ان کے بقول دہائیوں سے جاری تنازعہ کے پائیدار حل کے طور پر اسرائیل کے ساتھ فلسطینی اپنی ریاست کے مستحق ہیں۔سعودی رہنماو؟ں نے بارہا کہا ہے کہ مملکت اور اسرائیل کے درمیان رسمی تعلقات کا انحصار 1967 کی سرحدوں کے مطابق ایک قابل عمل فلسطینی ریاست کے قیام پر ہے۔وزارت خارجہ کے بیان میں سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے 18 ستمبر 2024 کو شوریٰ کونسل سے خطاب کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ سعودی عرب خومختار فلسطینی ریاست جس کا دارالحکومت مشرقی یروشلم ہو، کے قیام کے لیے انتھک کوششیں جاری رکھے گا اور اس کے بغیر اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو معمول پر نہیں لائیں گے۔سعودی ولی عہد نے 11 نومبر 2024 کو ریاض میں ہونے والی عرب اسلامی سربراہی کانفرنس میں بھی انہی جذبات کا اظہار کیا تھا اور فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوششیں جاری رکھنے پر زور دیتے ہوئے فلسطینی علاقوں پر اسرائیلی قبضہ ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے دیگر ممالک پر بھی زور دیا تھا کہ وہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کریں۔انہوں نے فلسطینیوں کے حقوق کی حمایت کے لیے عالمی کمیونٹی کو متحرک کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا تھا۔

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی

7فروری 2025 ء

شعبان المعظم باعث سعادت

اللہ تعالیٰ اعلیٰ وارفع اور معاملات وحساب بھی بے مثل،شان نرالی،فیصلہ حق بجانب اور ہر معاملات میں توازن وبہتری،اسی مناسبت سے زندگی کے لمحات کیلئے گزارنے اور حساب وکتاب کے لئے دن ورات کی یادرکھنا اوراس کوصحیح طریقہ سے جاننے اورعلم میں رکھنے کیلئے سال بنایا اور سال کے بارہ مہینے اور ہر مہینہ انتیس یاتیس دن کا بناتے ہوئے لوگوں کے علم میں لایا گیا۔ان بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ کا نام شعبان المعظم رکھا گیا جوترتیب کے اعتبار سے آٹھواں مہینے کہلاتا ہے۔اسلامی عقیدہ کے اعتبار سے ہر سال،ہر ماہ،ہردن،ہرساعت،ہرگھڑی بابرکت ہے۔

کوئی دن یا ماہ منحوس یا بے برکت نہیں جیسا کہ بعض جاہل وناہل لوگوں منحوس قرار دیتے ہوئے خودکی تو دنیاوآخرت خراب ہوتا ہی اس علاوہ وہ لوگ جواہل علم بھروسہ کرتے ہیں ان کا بھی ایمان خطرہ میں اور دنیاوآخرت خرابی‘ البتہ بعض دنوں کوبعض ایام پراور بعض سال کو دوسرے سال اورمہینہ پر حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی حکمت ونظام کی بناء پر جزوی ووقتی فضیلت وبرکت ضرورودیعت فرمائی ہے تاکہ ایک مومن بندہ ان ایام وساعات میں عبادت وریاضت اورانابت الی اللہ کے ذریعہ فضل وکمال کے مقام بلند کو حاصل کرسکے اورتوبہ واستغفار،اشکباری وگریہ زاری کے ذریعہ اپنے گناہوں وسیات کے داغ ودھبہ کودھوکراپنے قلب کوانوارالٰہی سے روشن کرسکے۔

رمضان المبارک جہاں اپنے خوبیوں،اچھائیوں اور کامیابیوں کا خزینہ لئے ہوئے ہرلمحہ جلوہ افروز رہتا ہے اور ہم گھڑی ان کے تقاضوں کو پورے کرنے والوں کے نامہ اعمال میں ہرگھڑی نیکیوں میں اضافہ ہوتارہتا ہے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں۔بارہ مہینوں میں ماہ شعبان المعظم بھی انعام خداوندی میں سے انعامات ملتے ہیں۔دیگر ماہ کے مقابلے میں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ زیادہ سے زیادہ روزہ رکھتے ہوئے دیگرعبادتوں میں اضافہ فرماتے تھے اورامت کو بھی ان کی خوبیوں سے واقف کراتے ہوئے شوق دلاتے ہیں بھلائیوں کوجمع کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

ماہ شعبان المعظم کے عظیم انعام میں سے ایک عظیم انعام ہے جس کا ایک ایک دن قابل قدر اور ہر ساعات بابرکت ومسعود ہے۔ احادیث کے اندراس ماہِ مبارک کے بڑے فضائل آئے ہیں جو یقیناً ایک بندہ مومن کے دل میں عبادت کا شوق وجذبہ پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔اپنے وقت کے فقیہ وامام جو دنیا کو مذہب اسلام کے وہ وہ نقطہ کواجاگرکیا اور وضاحت فرمائی جس کا اعتراف اس کے بعد تمام ادوار میں اہل علم ودانش نے سمجھا اورقبول کیا انہوں نے لکھا ہے کہ اس ماہ میں عام طور سے خیروبرکت کا ورود ہوتا ہے جس کی مناسبت سے اس ماہ کوشعبان کہا جاتا ہے اس لئے کہ جس طرح گھاٹی پہاڑ کا راستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینہ بھی خیروبرکت کی راہ ہے۔

شیخ علیم الدین سخاویؒ نے ایک کتاب ایام وشہور لکھی ہے جس کا انہوں نے مکمل نام ’’المشہور فی اسماء الایام والشہور‘‘ رکھا ہے۔اس کتاب میں انہوں نے شعبان کی شعبان رکھنے کی وجہ لکھا ہے کہ شعبان تشعب سے مشتق ہے جس کے معنی جدا ہونے کے ہیں۔اہل عرب اشہرحرم میں سے ماہ رجب گزرنے کے بعد اس ماہ میں لڑائی جھگڑا اور لوٹ مار کے لئے اِدھراُدھر متفرق ہوجاتے تھے۔اس مناسبت سے اس ماہ کوشعبان کہا جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ سے اس ماہ میں بکثرت عبادت کرنا ثابت ہے۔

حدیث کی مشہور اور قرآن شریف کے بعد کی درجہ رکھنے والی اور صحیح حدیث کی بخاری شریف میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک روایت منقول ہے جوشعبان المعظم سے متعلق ہے۔فرماتی ہیں کہ میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ ﷺ کو روزے رکھتے نہیں دیکھی۔آپ ﷺ شعبان کے اکثر حصہ میں روزہ رکھتے تھے۔(بخاری) ماہ شعبان میں کثرت سے روزہ رکھنے کی وجہ بھی خود آپ ﷺ نے بتلادی کہ اس مہینہ میں وہ دن بھی ہے جس میں بندوں کے سال بھر کے اعمال اللہ کے دربار میں پیش ہوتے ہیں۔ میرادل چاہتا ہے کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔

ایک جگہ ارشاد ہے کہ اس مہینہ میں ہر اس شخص کا نام مرنے والوں میں لکھا جاتا ہے جواس سال مرنے والے ہیں۔میرادل چاہتا ہے کہ میری موت ایسی حالت میں لکھی جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔(خصائل نبوی) ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کا چاند شمار کیا کرو،رمضان کے لئے۔گویا آپ ﷺ نے قولاً عملاً اپنی امت کو یہ پیغام دیا کہ وہ عبادت وریاضت کے لئے شعبان ہی سے تیار ہوجائے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ جب رجب کا چاند دیکھتے تو ماہ رمضان تک پہنچنے کی دعاء فرماتے۔اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان (مجمع الزوائد) ’’اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطاء فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچادیجئے‘‘۔ایک طرف آپ ﷺ کا یہ عمل ہے کہ آپؐ کثرت کے ساتھ اس ماہ میں روزے کا اہتمام فرماتے ہیں۔

ماہِ رمضان کی آمد کے پیش نظر عبادت میں اضافہ فرماتے ہیں لیکن اپنی امت کوضعف وکمزوری کے خیال سے رمضان سے قبل شعبان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یہ امت پر غایت درجہ شفقت کی بنا پر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شعبان میں روزہ رکھنے کی بناء پر وہ ضعف کا شکار ہوجائے اور رمضان کے مہینے میں کما حقہ عبادت نہ کرسکے۔صحابہ کرامؓ کا بھی معمول رہا ہے کہ اکثر صحابہؓ ماہ شعبان ہی میں اپنے دنیاوی مشاغل اور کام کاج سے بالکل فراغت حاصل کرلیتے اور خود کورمضان کی عبادت کے لئے تیار کرلیتے۔

خادم رسولؐ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بزرگ اصحابؓ شعبان کی چاند دیکھ کر قرآن کریم کی تلاوت میں اضافہ فرمادیا کرتے تھے۔اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کردیا کرتے تھے تاکہ غرباء ومساکین حضرات فائدہ اٹھا سکے اور ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے لئے ان کا کوئی وسیلہ بن جائے۔حاکم قیدیوں کو بلاکران میں جو حدجاری کرنے کے لائق ہوتے تھے ان پر حد جاری کرتے تھے اور باقی قیدی رہا کردئے جاتے تھے،کاروباری حضرات بھی اس ماہ میں اپنا قرض ادا کرتے تھے اور دوسروں سے جو وصول کرنا ہوتا وصول کرلیا کرتے تھے اور ماہ رمضان کا چاند نظر آنے پر لوگ غسل کرنے اور اعتکاف میں بیٹھ جاتے تھے۔(غنیۃ الطالبین) ماہ شعبان کی فضیلت وخصوصیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس ماہ کو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر اپنا مہینہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس ماہ کی نسبت اپنی طرف فرمایا تاکہ اس ماہ کی عظمت واہمیت ہمارے قلب ودماغ پر واضح ہوجائے۔طالب آخرت،آخرت کی تیاری میں جٹ جائے۔

ہر ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جوامورُ اللہ کے غیض وغضب کا سبب بنتا ہو۔رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کا ذریعہ ہو۔یہی اس ماہ کی صحیح قدر ہے۔دوسری ایک اہم بات جس کی جانب حدیث میں اشارہ کیا گیا وہ یہ ہے کہ اس ماہ میں بندوں کے سال بھر کے اعمال بارگاہ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ایسے وقت میں ہمیں اپنے تمام اعمال کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ اعمال جواللہ کی ناراضگی کا باعث ہوں اس پر توبہ واستغفار کریں اور آئندہ نہ کرنے کا عزم مصمم پیدا کریں۔خاص طور سے حقوق العباد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جسے آج معاشرتی وعالمی اعتبار سے جرم تصور نہیں کیا جاتا جبکہ شریعت اسلام نے حقوق کی ادائیگی کا حکم اتنا تاکیدی طور پر دیا ہے کہ اس کی معافی وتلافی صاحب حق کی معافی کے بغیر ممکن نہیں۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ہم خود کو تمام گندگیوں،آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک وصاف کرلیں۔اشک باری،گریہ وزاری کے آنسو سے اپنے قلب سیاہ کومثل آئینہ بنالیں اور تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے عبادت وریاضت،تلاوت وانابت الی اللہ کی طرف خاص متوجہ ہوجائیں!۔صحابی رسولؐ حضرت اسامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شعبان کامہینہ آجائے تو اپنے جسموں کو پاکیزہ رکھواور اپنی نیتوں کودرست کرلو اور اسے حسین بنالو۔ضرورت ہے کہ ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اس نئے خدائی مہینے سے جس میں تمام سال کا حساب وکتاب کیا جاتا ہے اپنے اندرایک نئ تبدیلی پیدا کریں اور نیا حوصلہ اورعزم پیدا کریں کہ انشاء اللہ ہم ایسی کام کو انجام دیں گے جو جائز اور مستحسن ہوگا اور اس سے حاصل ہونے والے پورے فائدہ کو حاصل کرنے والے بنیں۔

حلقۂ ذکرالٰہی،تعلیمات اسلامی ودینی تربیتی مجالس

بروزجمعرات

☆ بعدعصرتامغرب:حلقۂ ذکرجہری ووعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنامیرشجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ،عیدی بازارحیدرآباد)۔

بروز جمعہ

☆2-00 تا3-00 بجے:خطاب‘ علامہ مولانا سیدشاہ عبیداللہ قادری‘ آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ،چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے

☆بعدنماز جمعہ:مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیرالانام ﷺ۔

بروزہفتہ

☆ دینی تربیتی کیمپ

بعدمغرب تااتوار کی عشاء

ذکرواذکار،وظائف و درود،فقہی وبنیادی مسائل،تذکرۃ الاولیاء،مراقبہ،پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجدواشراق کی عملی تربیت

(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروزاتوار

☆دوپہر2 تا3 بجے: حلقۂ ذکر،درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ ،فقہی مسائل،تذکرۃ الاولیاء۔

بروزپیر

☆ بعدنمازمغرب تاعشاء حلقۂ ذکرودرس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سیدعبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار،حیدرآباد۔

بروزمنگل

☆مغرب تاعشاء:درس تصوف،سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

☆بعدگیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعدنمازمغرب ذکرجہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ،عقب جامع مسجدشجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی

حضرت العلامہ مولانا

سید شاہ عبیداللہ قادری‘ آصف پاشاہ صاحب قبلہ

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ،متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ،چارمینارحیدرآباد۔

زیرانتظام:

انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش

040-66171244

تصانیف شعبہ نشرواشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆کشف الخلاصہ ☆مناجات ختم قرآن مجید☆دینی تعلیمی نصاب

☆خطبات شجاعیہؒ ☆سیرت شجاعیہؒ ☆مناقب شجاعیہؒ

☆دل کی بیماریاں اوران کا علاج☆رسالہ فضائل رمضان☆اورادووظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی — 7فروری 2025 ء

سورة الاعراف

.1 اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (ودست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا) .o2 پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھرلو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے .o3 (یہ آیات) اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اوراس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کرلو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواست گار ہو تو اسے پناہ دے دیں تا آنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہوسکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے .o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہوسکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے " اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر ومنزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جاسکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اوراس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل وملتفت ہوں، تا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس ورغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیا داروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اوران کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب وہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کرکے اوراس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

فضائل ماہ شعبان المعظم

اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت سے اس امت کو اپنی بے پایاں رحمتوں اور بیکراں نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے جبکہ سابقہ امتوں میں خطا کاروں اور معصیت شعاروں کی بخشش ومعافی کے لئے سخت احکام تھے حتی کہ بنی اسرائیل کے لئے گوسالہ پرستی کے جرم کی معافی کے سلسلے میں فرمایا ترجمہ ’’تو تم اپنے پیدا کرنے والے رب کی بارگاہ میں توبہ کرو پس ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو، اس طرح کہ تم میں جو نیک ہیں مجرموں کو قتل کر ڈالیں‘‘۔ حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے: اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، بے شک وہی خوب بخشنے والا حد درجہ مہربانی فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالی کا ابر لطف وکرم یوں تو ہر آن برستا رہتا ہے لیکن اس نے اپنے گنہگار بندوں کی خصوصی بخشش ومغفرت کے لئے بعض ایام ولیالی کو متعین فرمایا ہے انہیں مقدس ایام وشہور میں ایک بابرکت مہینہ شعبان کا بھی ہے۔

حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہمیشہ اپنی گنہگار امت کی فکر رہتی ہے اسی لئے صبح وشام ہر گھڑی وہر آن انکی بخشش ونجات کے لئے حق تعالی سے معروضہ فرماتے رہتے ہیں اللہ تعالی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی وخوش رکھنا چاہتا ہے اسی لئے اپنے محبوب کے تصدق میں ہر رات کے آخر حصہ میں آسمان دنیا پر تجلی فرما کر بخشش ونجات ،کامیابی وسعادت کے خزانے سرفراز فرماتا ہے، اس نعمت وسعادت سے اسکے مقربین وصالحین بندے ہی بہرہ مند ہوتے ہیں: ترجمہ: وہ راتوں میں تھوڑی دیر سوتے ہیں اور رات کے اخیر حصہ میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اب رہا عام لوگ وہ تو خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں نہ شب بیداری کے عادی ہیں اور نہ سحر خیزی کے خوگر۔

رب نے چاہا کہ محبوب کے تمام غلاموں کو اپنی بے پایاں نعمتوں سے مالا مال فرمائے چنانچہ سال کے بارہ مہینوں میں ایک رات ایسی متعین فرمادی کہ اس میں سورج کے ڈوبتے ہی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر ہر قسم کے لوگوں کو مغفرت وعافیت سے نوازتا ہے، چونکہ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کو اپنا مہینہ قرار دیا ہے لہذا اللہ رب العزت نے رحمت عامہ ومغفرت شاملہ کی اس مقدس رات کو بطور خاص شعبان المعظم میں رکھا۔

شعبان کے پانچ حروف اور ان کے معانی :شعبان کے حروف سے متعلق رموز واسرار بیان فرماتے ہوئے حضرت سید الاولیاء غوث الثقلین قدس سرہٗ فرماتے ہیں: شعبان میں پانچ حروف ہیں، ش ع ب ا ن، ش سے شرف (بزرگی) مراد ہے، ع سے علو (بلندی) ب سے بِر (نیکی) الف سے الفت (محبت) اور نون سے نور (روشنی) مراد ہے، ان حروف سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ماہ شعبان میں بندوں کو رب کی یہ نعمتیں عطا ہوں گی۔ احوال زندگی اور تغیر زمانہ اوراس کی بے ثباتی سے درس عبرت دیتے ہوئے شعبان کی اہمیت حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نے یوں بیان فرمائی ہے ’’زندگی کے تین احوال ہیں: حالت گذشتہ، حالت موجودہ، حالت آئندہ، اسی طرح مہینے تین ہیں: رجب وہ تو گذر گیا پھر نہیں لوٹے گا۔ اور رمضان کا انتظار کیا جارہا ہے تم نہیں جانتے کہ اس کو پانے کے لیے زندہ رہو گے یا نہیں اور شعبان دو مہینوں کے درمیان واسطہ ہے اس میں اطاعت وفرمانبرداری کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔

شعبان، کثرت درود کا مهینه: اس ماہ میں آیت درود نازل ہوئی اور درود شریف کا حکم آیا ہے اسی لیے اس مہینہ میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں ہے۔ ترجمہ: یہ وہ مہینہ ہے جس میں بھلائیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں، برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ خطائیں درگذر کردی جاتیں ہیں گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کثرت سے ہدیہ درود نچھاور کیا جاتا ہے جو مخلوق میں سب سے بہتر ذات گرامی ہیں اور یہ مہینہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پیش کئے جانے کا خصوصی مہینہ ہے۔

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمہ فتوحات ربانیہ شرح اذکار نوویہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں: شیخ محمد بن علی نے حافظ ابوذر ہروی کا قول نقل کیا ہے کہ درود شریف کا حکم 2 ھ میں نازل ہوا بعض کہتے ہیں مہینہ شعبان کا تھا اسی واسطہ شعبان کو شہر الصلوۃ کہتے ہیں۔ (انوار احمدی) دل کا میل اور روح کا زنگ دور کرنے اور گناہوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دربار حق تعالی میں دعا کی جاتی ہے جیسا کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ترجمہ ’’ہر صاحب عقل مومن کو چاہئے کہ اس مہینہ میں غفلت نہ برتے بلکہ اسی ماہ میں سابقہ غفلتوں اور کوتاہیوں سے توبہ کے ذریعہ گناہوں سے پاک ہوکر رمضان المبارک کے استقبال کی تیاری کرے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرے اور شعبان کے مہینہ میں بارگاہ خداوندی میں صاحب مہینہ پیکر حمد وثنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لے یہاں تک کہ اس کے دل کا فساد دور ہو اوراس کے باطن کا مرض دفع ہو۔

شعبان میرا مهینه هے : دیلمی کی روایت میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے، شعبان خطاؤں کی معافی دلانے والا اور رمضان پاک وصاف کرنے والا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا، ویسے ہر مہینہ اللہ تعالیٰ کا ہے مگر ماہ رجب میں اللہ تعالیٰ نے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لامکاں میں طلب فرما کر اپنے دیدار پر انوار سے مشرف فرمایا اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائی، اس مناسبت سے یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اور شعبان کو اپنا مہینہ فرمایا تا کہ امت اس نسبت سے عبادات واذکار میں مشغول اور حق کی رضا جوئی میں مصروف رہ کر ظاہر وباطن کو تجلی صفات الٰہی کے قابل اور قلب وروح کو فیضان جمال مصطفائی کا اہل بنائے۔ بندہ جب اس منزل پر فائز ہوگا تو آنے والے مہینہ رمضان کی حقیقی برکتوں سے مستفیض، خصوصی رحمتوں کا مستحق اور معنوی لذتوں سے آشنا ہوگا۔

ماہ شعبان المعظم کے اعمال

اسلامی تقویم کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے۔ یہ فضیلتوں اور مغفرتوں والا مہینہ ہے، اس میں نیکیوں کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں اور لوگوں کی خطائیں معاف کی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس ماہ کی بڑی اہمیت وارد ہوئی ہے۔ یہ وہی مہینہ ہے جس کی نسبت رسول اللہ نے اپنی جانب کی ہے یعنی یہ فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ جب بھی رجب کا چاند نظر آتا تو رسول اللہ یہ دعا کیا کرتے تھے، (اللّٰھم بارک لنا فی رجب و شعبان وبلغنا الی رمضان) اے اللہ ہم کو ماہ رجب اور شعبان کی برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک بخیر و عافیت پہنچا۔

شعبان ہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں رسول اللہ کی دیرینہ تمنا پوری ہوئی یعنی تحویل قبلہ کا حکم آیا۔ رسول اللہ بشر بن براؓ کے یہاں دعوت میں گئے ہوئے تھے وہاں نماز ظہر کا وقت ہوا آپؐ باجماعت نماز کیلئے کھڑے ہوگئے دو رکعتیں ادا کر چکے تھے کہ ایک تیسری رکعت میں تحویل قبلہ کا حکم آیا اسی وقت آپؐ اور صحابہ کرام نے بیت المقدس سے کعبہ کی طرف اپنا رخ پھیرلیا۔ اسی مہینہ میں تیمّم سے متعلق احکامات نازل ہوئے، اسی ماہ میں تاریخ اسلام کا عظیم غزوہ بنو المصطلق پیش آیا، اسی مہینہ میں آپؐ نے ازواج مطہرات میں سے حضرت حفصہؓ اور حضرت جویریہؓ سے نکاح فرمایا۔ لہذا اسلامی سال کا یہ مہینہ اپنی فضیلت اور اہمیت کے اعتبار سے مہتم بالشان ہے اور اسی کے ساتھ ہمیں ماہ رمضان المبارک کے سایہ فگن ہونے سے پہلے ہی اس کی بیش قیمت تیاریوں اور مختلف امور کے انجام دہی کا بھر پور موقع ملتا ہے۔

ماہ شعبان کی فضیلت و اھمیت

اس مہینہ کی عظمت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ نے اس میں رمضان المبارک کی تیاری کی ترغیب دی ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ نے ہم لوگوں کو شعبان کے آخری دنوں میں ایک خطبہ دیا جس میں ماہ رمضان کی عظمتوں اور برکتوں کو بیان کرتے ہوئے اس کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ اس ماہ میں رسول اللہ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے، حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں جب رسول اللہ روزے رکھنا شروع کرتے تھے تو مجھے یہ خیال ہوتا کہ آپؐ کبھی افطار نہیں کریں گے، میں نے ماہ رمضان کے سوا کسی اور مہینہ میں آپ کو روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے ماہ شعبان کے کہ اس میں آپ جس قدر روزے رکھتے اتنے کسی دوسرے مہینے میں نہیں رکھتے تھے۔ حضرت ام سلمہؓ سے بھی مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ کو شعبان اور رمضان کے علاوہ لگاتار دو مہینے روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ علماء کرام نے شعبان میں رسول اللہ کے کثرت سے روزے رکھنے کے کئی اسباب بیان کئے ہیں۔

۱۔ رمضان کی تعظیم اور روحانی تیاری:

جیسا کہ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے کونسے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا شعبان کے روزے رمضان کی تعظیم وتکریم کیلئے۔ یعنی شعبان کے روزے رمضان المبارک کی عظمت اس کی روحانی تیاری اور انوار و برکات کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ شعبان کے روزں کو رمضان کے روزوں سے وہی مناسبت ہے جو فرض نمازوں سے پہلے ادا کی جانے والی نوافل کو فرضوں سے ہوتی ہے۔

۲۔ مرنے والوں کی فہرست کا ملک الموت کے حوالے کیا جانا: حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ ماہ شعبان میں روزے رکھنے کو زیادہ پسند فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے اس کا سبب پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس مہینہ میں ہر اس شخص کا نام ملک الموت کے حوالے کیا جاتا ہے جس کی روح اس سال قبض کی جانے والی ہوتی ہے اس لئے مجھے یہ پسند ہے کہ میرا نام اس حالت میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ سے رہوں۔

۳۔ اللہ کے دربار میں بندوں کے اعمال پیش ہونا:

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: شعبان رجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے لوگ اس ماہ کی بزرگی سے غافل ہیں لیکن یہی وہ مہینہ ہے جس میں بندوں کے اعمال اللہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری تمنا ہے کہ جب میرے اعما پیش کئے جائیں تو میرا شمار روزہ داروں میں ہو۔

٤۔ ایام بیض کے روزوں کی تکمیل:

ایک حکمت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھتے تھے۔ تاہم کبھی سفر اور کبھی ضیافت وغیرہ کی وجہ سے یہ روزے چھوٹ جاتے اور کئی مہینوں کے جمع ہوجاتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان میں ان کی قضا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ ہر مہینہ روزے رکھا کرتے تھے لیکن کبھی کسی وجہ سے روزے نہیں بھی رکھتے تھے یہاں تک کہ ایک سال کے روزوں کی قضا ماہ شعبان میں کر لیتے تھے۔

شب برات کی فضیلت

ماہ شعبان کے وسط میں ایک رات ہے جسے شب برات کہا جاتا ہے۔ برات کے معنی چھٹکارے کے ہیں۔ شیخ عبد القادر جیلانیؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں: اس رات کو شب برات اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں دو قسم کی برات ہوتی ہے۔ ایک برات اللہ تعالی کی طرف سے بدبختوں کو ہوتی ہے اور دوسری برات اللہ کے محبوب بندوں کو ذلت وخوادی سے ہوتی ہے۔ شیخ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس طرح زمین پر مسلمانوں کی دو عیدیں ہیں اسی طرح آسمانوں پر فرشتوں کی بھی دو عیدیں ہیں۔ مسلمانوں کی دو عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں اور فرشتوں کی عیدیں شب برات اور شب قدر ہیں۔ چونکہ انسان سوتے ہیں اس لئے ان کی عیدیں دن میں رکھی گئی ہیں اور فرشتے نہیں سوتے اس لئے ان کی عیدیں رات میں رکھی گئی ہیں۔

قرآن میں اس رات کو 'مبارک رات' کہا گیا ہے۔ اگر چہ کہ اس سلسلہ میں مفسرین کے نزدیک اختلاف ہے تاہم حضرت عکرمہؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شب برات ہے۔ اس کے علاوہ احادیث میں بھی شب برات کی بہت زیادہ فضیلت اور اہمیت آئی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے ایک دن رسول اللہ کو اپنے بستر پر نہ پایا، میں آپؐ کی تلاش میں گھر سے باہر نکلی میں نے دیکھا کہ آپؐ جنت البقیع میں موجود ہیں۔ آپؐ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کا اندیشہ کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ ناانصافی کرے گا؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے یہ خیال ہوا کہ آپؐ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں، آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی شعبان کی پندرھویں شب میں آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں حضرت علیؓ رسول اللہ کا ارشاد بیان فرماتے ہیں: جب نصف شعبان کی رات آجائے تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے بعد آنے والے دن کا روزہ رکھو۔ اس لئے کہ اس رات اللہ سورج غروب ہونے سے طلوع فجر تک آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: ہے کوئی جو مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی مجھ سے رزق کا طالب کہ میں اس کو رزق عطا کروں، ہے کوئی بیمار اور مصیبت زدہ کہ میں اس کو عافیت دوں، اللہ تعالی برابر یہ آواز لگاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہوجاتی ہے۔

اس رات کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی درمیانی رات جبرئیل میرے پاس تشریف لائے اور کہا: اے محمدؐ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے کیونکہ یہ برکت والی رات ہے میں نے پوچھا اس میں کیسی برکت ہے؟ جبرئیل نے فرمایا اس رات میں اللہ تعالی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور سوائے مشرک، ساحر، کاہن، شراب کا عادی، سودخور اور زانی کے علاوہ سب لوگوں کو معاف کردیتا ہے۔ ان لوگوں کو اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک کہ وہ لوگ توبہ نہ کرلیں۔ بعض روایتوں میں رشتہ توڑنے والا، ٹخنوں سے نیچے پائجامہ لٹکانے والا، والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور عراف یعنی طبلہ بجانے والا بھی آیا ہے، یعنی اس رات ان کی بھی مغفرت نہیں ہوگی۔

شب برات میں کیا ہوتا ھے؟

غنیۃ الطالبین میں اللہ تعالی کے اس قول ''اس رات میں تمام مضبوط کام جدا کئے جاتے ہیں'' کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس رات میں اللہ تعالی سال بھر کے کاموں کی تدبیر کرتا ہے مرنے والے لوگ زندہ لوگوں سے الگ کردئے جاتے ہیں یہاں تک جو لوگ حج بیت اللہ کرنے والے ہوتے ہیں ان کے نام بھی الگ کردئے جاتے ہیں۔ عطار بن یسار سے روایت ہے کہ شعبان کی درمیانی رات میں لوگوں کے سال بھر کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ایک شخص سفر کیلئے نکلتا ہے یا ایک شخص نکاح کرتا ہے حالانکہ ان کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔

اس رات میں کیا کرنا چاھئے؟

اگر چہ کہ شب برات سے متعلق جتنی روایات آئی ہیں وہ سب ضعیف ہیں مگر چونکہ یہ حدیثیں مختلف صحابہ کرام سے اور متعدد سندوں کے ساتھ وارد ہوئی ہیں اس لئے یہ کم از کم حسن لغیرہ کے درجہ میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دینی حلقوں اور مساجد میں اکثر و بیشتر اس رات کے اندر دعا و استغفار اور عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دراصل شب بیداری کی راتوں میں جو عبادات کی جاتی ہیں وہ نفل ہوتی ہیں اور عند الحنفیہ نفل عبادات گھر میں ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ اس رات اور اسی طرح کسی بھی طاق رات میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہے اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق نوافل، تلاوت اور صلاۃ التسبیح وغیرہ کوئی بھی عبادت کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک روزوں کی بات ہے تو ماہ شعبان میں زیادہ سے زیادہ روزے رکھنا چاہئے، یہ نہ ہوسکے تو ایام بیض کے روزے رکھے جائیں یہ بھی نہ ہوسکے تو کم از کم پندرھویں کا روزہ رکھ لیں انشاء اللہ موجب اجر وثواب ہوگا۔ شب بیداری، عبادت اور روزوں کے علاوہ دیگر تمام اعمال مثلاً چراغاں کرنا، میٹھا وغیرہ پکانا، گھروں کو رنگ وروغن کرنا، آتش بازی وغیرہ خلاف سنت اور بے اصل ہیں اسلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com